پڑوسی کے حقوق

(ارشاداتِ نبویہ کی روشنی میں)

مفتی ابوالخیر عارف محمود
دار التصنیف مدرسہ فاروقیہ، گلگت

پڑوسی و ہمسایہ کے حقوق کے بارے میں آج کل بہت کوتاہی دیکھنے میں آرہی ہے، حالاں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے متعدد فرامین وارشادات میں نہ صرف تاکید فرمائی ہے، بلکہ کئی نوعیت کے حقوق کو الگ الگ عنوانات سے بھی بیان فرمایا ہے، ذیل میں ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں پڑوسی کے حقوق کا ایک سرسری جائزہ لیتے ہیں، تاکہ ان ارشادات کی روشنی میں مسلمان پڑوسی کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔

پڑوسی کے حقوق کی تاکیدی وصیت

''عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورثه." ''(۱)

'' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جبرائیل (علیہ السلام) مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں اس قدر وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنادیں گے۔ ایسی ہی ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔''(۲)

غیر مسلم پڑوسی کو ہدیہ دینا

اسی روایت کے ایک طریق میں آیا ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ وہ غیر مسلم پڑوسی کو ہدیہ بھیجیں، ملاحظہ فرمائیں:

’’عن عمرو بن شعيب عن أبيه رضي الله عنه قال : ’’ذُبِحتْ شاة لابن عمرو في أهله، فقال : أهديتم لجارنا اليهوديّ؟ قالوا : لا، قال : ابعثوا إليه منها، فإني سمعتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : ’’ما زال جبريل يوصيني بالجار، حتى ظننت أنه سيورثه.‘‘(۳)

’’عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی (پھر جب آئے تو) انہوں نے کہا تم نے ہمارے یہودی ہمسایہ کو ہدیہ بھیجا؟ گھر والوں نے کہا کہ: نہیں، آپ نے فرمایا کہ اس بکری کے گوشت میں سے اسے کچھ بھیجو، اس لیے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ جبریل ہمیشہ مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اس کو وارث کردیں گے۔‘‘

پڑوسی کو تکلیف دینے کی ممانعت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اور آخرت پہ ایمان رکھنے والوں کو پڑوسی کو نہ صرف تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے، بلکہ اس کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

’’عن أبي هريرة رضي الله عنه اَنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : ’’من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جارهٗ، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا اَو ليسكت.‘‘(۴)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔‘‘

مسلم شریف کی ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

’’فليحسن إلٰى جاره.‘‘(۵)

’’جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کا معاملہ کرے۔‘‘

اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی

ترمذی شریف کی ایک روایت میں اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی اس شخص کو قرار دیا گیا ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو، ملاحظہ فرمائیں:

’’عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "خير الأصحاب عند الله خيره لصاحبه، وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره"‘‘(٦)

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر دوست وہ ہے جو اپنے دوست کے لیے بہتر ہو اور اللہ کے نزدیک سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو۔‘‘

اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت حاصل کرنے کا نسخہ

طبرانی کی ایک روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تم سے محبت کریں تو اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو، ملاحظہ کیجیے:

’’عن أبي قراد السلمي رضي الله عنه قال: كنا عند رسول الله صلى الله عليه و سلم فدعا بطهور فغمس يدهٗ فيه، ثم توضأ فتتبعناه فحسوناه، فقال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "ما حملكم على ما صنعتم"؟ قلنا: حب الله ورسوله، قال: "فإن أحببتم أن يحبكم الله ورسوله فأدوا إذا ائتمنتم، وأصدقوا إذا حدثتم، وأحسنوا جوار من جاوركم."‘‘(٧)

’’حضرت عبدالرحمٰن ابو قراد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے وضو کا پانی طلب فرمایا اور وضو کے پانی والے برتن میں ہاتھ مبارک ڈالا، پھر وضو فرمایا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لے کر (اپنے چہرے اور جسموں پر) ملنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون سی چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کر رہی ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تم سے محبت کریں تو جب کوئی امانت تمہارے پاس رکھوائی جائے تو اس کو ادا کرو اور جب بات کرو تو سچ بولو، اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔‘‘

جس کا پڑوسی بھوکا ہو، وہ کامل مؤمن نہیں

جانتے بوجھتے پڑوسی کو بھوکا رکھ کر خود پیٹ بھر کر سونا کمالِ ایمان کے خلاف ہے:

”عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ”ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره جائع إلى جنبه.“(۸)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(کامل) مومن وہ نہیں ہوتا جو خود تو پیٹ بھر کے کھائے اور اُس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کو علم کے ساتھ مقید کیا کہ اس کو معلوم ہو کہ اس کا پڑوسی بھوکا ہے، پھر بھی وہ اس کی فکر نہ کرے تو وہ کامل مؤمن نہیں ہوسکتا، ملاحظہ کیجیے:

”عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ”ما آمن بي من بات شبعانًا وجارهٗ جائعٌ إلٰى جنبهٖ وهو يعلم به.“(۹)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: وہ شخص مجھ پر ایمان لانے والا نہیں ہوسکتا، (یعنی کامل مؤمن نہیں ہوسکتا) جو خود تو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے اور وہ یہ بات جانتا بھی ہو۔“

قریب کا پڑوسی زیادہ حقدار ہے

”عن عائشة رضي الله عنها أنها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: إن لي جارين، فإلٰى أيهما أُهْدِي؟ قال: ”إلٰى أقربهما منك بابًا.“(۱۰)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے پہلے میں کس کو حصہ بھیجوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو۔“

ہمسایہ کے لیے سالن کا شوربا زیادہ کرنا

”عن أبي ذر رضي الله عنه قال: إن خليلي أوصاني ”إذا طبخت مرقًا فأكثر ماءهٗ، ثم انظر أقرب أهل بيت من جيرانك، فأصبهم منها بمعروف.“(۱۱)

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے خلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ جب تم سالن پکاؤ تو اس میں شوربا زیادہ رکھو، پھر اپنے قریبی ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ کر (جو ضرورت

مند ہوں) اس میں کچھ اچھے طریقے سے انہیں بھیجو۔‘‘

پڑوسی ایک دوسرے کو ہدیہ دیں

پڑوسی ایک دوسرے کو ہدیہ لینے اور دینے کا اہتمام کریں، خواہ کوئی معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو، ہلکا اور معمولی سمجھ کر ہدیہ کو حقیر نہ سمجھیں، خاص طور پر خواتین کو اس کی ترغیب دی گئی ہے کہ ان کے جذبات بہت جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور ان کا آبگینۂ محبت بہت جلد چور چور ہوجاتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

’’عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ’’يا نساء المؤمنات! لا تحقرن جارة لجارتها، ولو فِرسن شاة.‘‘(۱۲)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے معمولی اور حقیر خیال نہ کرے، اگرچہ بکری کی کھری کا ہدیہ ہو۔‘‘

ترمذی شریف کی روایت میں ہدیہ کو دل کی کدورت دور کرنے کا سبب فرمایا ہے:

’’تهادوا، فإن الهدية تذهب وحر الصدر، ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة.‘‘(۱۳)

’’تم ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، اس لیے کہ ہدیہ دل کی کدورت دور کرتا ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو معمولی اور حقیر خیال نہ کرے، اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہو۔‘‘

پڑوسی کو تکلیف دینے اور نہ دینے والے کا انجام

’’عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلًا قال: يا رسول الله! إن فلانة ذكر من كثرة صلاتها غير أنها تؤذي بلسانها، قال: ’’في النار‘‘ قال: يا رسول الله! إن فلانة ذكر من قلة صلاتها وصيامها وإنها تصدقت بأثوار أقط، غير أنها لاتؤذي جيرانها، قال: ’’هي في الجنة.‘‘ (۱۴)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے والی ہے (لیکن) اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتی ہے (یعنی برا بھلا کہتی ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ میں ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں عورت کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ نفلی روزہ، صدقہ خیرات اور نماز تو کم کرتی ہے، بلکہ اس کا صدقہ وخیرات پنیر کے چند ٹکڑوں سے آگے نہیں بڑھتا، لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے کوئی تکلیف نہیں دیتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہے۔‘‘

جس کے شر سے پڑوسی محفوظ نہ ہو

’’عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "والله لايؤمن، والله لا يؤمن، والله لا يؤمن"، قيل: مَن يا رسول الله؟ قال: "الذي لا يأمن جارُه بَوائقَه.‘‘(۱۵)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں ہوسکتا، پوچھا گیا کہ کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی ایذا رسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔‘‘

مسلم شریف کی روایت میں ہے:

’’لا يدخل الجنة من لا يأمن جارهُ بوائقه.‘‘(۱۶)

یعنی ’’وہ جنت نہیں جائے گا جس کی ایذا رسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔‘‘

حوالہ جات

١:-أخرجه البخاري في صحيحه برقم :٦٠١٥، ومسلم في صحيحه برقم :٢٦٢٥

٢:-أخرجه البخاري في صحيحه برقم :٣٣٠٧

٣:-أخرجه أبو داود في سننه برقم :٥١٥٢، والترمذي في سننه برقم :١٩٤٣

٤:-أخرجه البخاري في صحيحه برقم :٦٠١٨

٥:- أخرجه مسلم في صحيحه برقم :١٨٤، ١٨٥

٦:- أخرجه الترمذي في سننه برقم :١٩٤٤

٧:- أخرجه الطبراني في الأوسط برقم :٦٥١٧، قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٤/ ٢٥٧: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه عبيد بن واقد القيسي وهو ضعيف

٨:- أخرجه البخاري في الأدب المفرد برقم :١١٢، وأبو يعلى برقم :٢٦٩٩، والطبراني برقم :١٢٧٤١، وقال الهيثمي في المجمع (١٦٧/ ٨: رجاله ثقات

٩:- أخرجه الطبراني في الكبير برقم :٧٥١

١٠:- أخرجه البخاري في صحيحه برقم :٥٦٧٤، وأبو داود برقم :٥١٥٥

١١:- أخرجه مسلم في صحيحه برقم :٢٦٢٥

١٢:- أخرجه البخاري في صحيحه برقم :٢٥٦٦، ٦٠١٧، ومسلم في صحيحه برقم :١٠٣٠

١٣:- أخرجه الترمذي في سننه برقم :٢١٣٠

١٤:- أخرجه ابن حبان في صحيحه برقم :٥٧٦٤

١٥:- أخرجه البخاري في صحيحه برقم :٥٦٧٠

١٦:- أخرجه مسلم في صحيحه برقم :٤٦